اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی

الحمد للہ علی احسانہ کہ نسخہ

ارشادِ مُرشد



از تصانیف

قطب زماں غوث دوراں سالک مسالک شریعت واقف
معارف طریقت حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ حافظ
کتاب اللہ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب
تھانوی چشتی قادری نقشبندی سہروردی قدس سرہٗ

ناشر

راشد کمپنی دیوبند (یوپی)



یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِہٖ کُلِّہَا مَا عَلِمْتُ مِنْہَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ **مابعد** فقیر حقیر **امداد** اللہ غفرلہ ذنوبہ یہ کہتا ہے اور برادران طریقت اور طالبان معرفت کی خدمت میں خصوصاً جو اس فقیر سے رابطۂ محبت اور ارادت رکھتے ہیں عرض کرتا ہے کہ شاغل اشغال

قلبیہ کو یہ ضرور ہے کہ سوائے فرائض اور واجبات اور سنن کے بعض عبادات اور طاعات اور اوراد اور وظائف جو مددگار اور قوت بخشنے والے صفائی دل اور جلا دینے والے روح کے ہوں عمل میں لاوے جیسا کہ نماز تہجد کی کہ بارہ رکعتیں یا آٹھ رکعتیں ہیں اور نماز اشراق کی چھ رکعتیں ہیں اور نماز چاشت کی کہ چار رکعتیں ہیں بارہ تک اور صلوٰۃ الاوابین کہ چھ رکعتیں ہیں بیس تک اور چار رکعتیں سنت قبل ظہر۔ اور چار سنتیں قبل عصر اور چار سنت قبل عشاء اور روز جمعہ کے صلوٰۃ التسبیح[۱] اگر فارغ ہو پڑھے اور تین روزے ایام بیض[۲] کے اور روزہ پنجشنبے اور دوشنبہ کا اور چھ روزے ماہ شوال کے اور اول نو روزے ماہ ذی الحجہ کے اور روزہ عاشورۂ محرم کا اور آٹھ روزے اول ماہ رجب اور شعبان کے رکھے اور تلاوت قرآن کی جس قدر ہو سکے ادنیٰ یہ ہے کہ چالیس روز میں ختم کرے اور درمیان سنت اور فرض صبح کے اکتالیس بار سورۂ فاتحہ حضور دل سے معنوں پر خیال کر کے

فائدہ **[۱]** صلوۃ التسبیح واسطے مغفرت تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ خطاءً اور عمداً سراً اور علانیۃً کے حدیث میں آیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمایا ہے چار رکعتیں ہیں ہر رکعت میں بعد قراءت کے پندرہ[۱۵] بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور رکوع میں دس بار[۱۰] اور قومہ میں دس بار اور سجدے میں دس بار اور جلسے میں دس بار اور دوسرے سجدے میں دس بار اور بعد سجدے دوسرے کے بیٹھ کر دس بار۔ پس ہر رکعت میں پچھتر[۷۵] بار اور چار رکعت میں تین سو بار پڑھے اور اگر طاقت ہو تو اس نماز کو ہر روز پڑھے ورنہ ہفتہ میں ایک بار یا ماہ میں یا سال میں یا تمام عمر میں ایک بار پڑھے اور مروی ہے کہ چار رکعت میں ان چار سورتوں کو یعنی اَلْہٰکُمُ التَّکَاثُرُ۔ وَالْعَصْرِ۔ قُلْ یٰۤاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ۔ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ پڑھے اور سورتیں بھی مروی ہیں جیسے سَبِّحِ اسْمَ یا اور مسبحات مگر یہ سہل تر ہیں ۱۲ منہ

[۲] یعنی ہر چاند کی تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں تاریخ روزہ رکھے ۱۲ منہ

پڑھے اور بعد نماز صبح کلمہ چہارم[۱] دس بار اور سورہ یٰسین ایک بار استغفار[۲] سو بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سو بار اور ایک سو ایک بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ مع بسم اللہ کے اور سو بار کلمہ طیب[۳] اور اکتالیس بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ بحضور قلب پڑھے اور درود[۴] شریف سو بار اور بعد نماز ظہر کے سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف اور سو بار انا فتحنا اور منزل دلائل الخیرات اور پانسو بار اللہ الصمد اور اکیس بار سورہ اذا جاء اور بعد عصر کے سورہ عم یتساءلون اور سو بار آیۃ کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور بعد نماز مغرب سورہ واقعہ اور سو بار کلمہ طیب اور درود شریف سو بار اور اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اکتالیس بار بحضور قلب پڑھے اور بعد نماز عشاء کے سورہ سجدہ یا سورہ ملک اور سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف اور ایک سو ایک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بحضور قلب پڑھے اور صبح اور شام کو سید الاستغفار[۵] ایک سو ایک بار اور پانچوں کلمے اور دونوں آمنت باللہ اور نو دو نہ نام جل شانہ کے اور آیۃ الکرسی اور آیات آمن الرسول سے تا آخر سورہ اور اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تین بار اور آیات[۶] سورہ حشر ایک بار اور بسم اللہ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار اور رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا تین بار اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ سات بار اور دعائے حزب البحر کو اگر ہو سکے تو ایک بار اور بعد نماز صبح قبل طلوع آفتاب اور بعد نماز عصر قبل غروب مسبعات عشر[۷] کو پڑھے اور بعد ہر نماز کے پانچوں وقت آیۃ الکرسی ایک بار

---

[۱] یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۱۲ منہ

[۲] اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۱۲ [۳] یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۱۲ [۴] یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ ۱۲ [۵] سید الاستغفار یعنی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۱۲ [۶] اول اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کے پھر یہ آیات پڑھے یعنی ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۱۲ [۷] یعنی یہ چیزیں ہیں سات سات بار پڑھتے ہیں اول سورہ فاتحہ سات بار سورہ والناس سات بار سورہ فلق سات بار سورہ اخلاص سات بار سورہ کافرون سات بار آیۃ الکرسی سات بار کلمہ تمجید سات بار درود شریف سات بار ۱۲

اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار اور کلمۂ چہارم ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک بار اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَمِنَ النَّارِ ایک بار پڑھے اور وقت شروع کھانے کے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ اور بعد فراغ طعام کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھے اور سوتے وقت سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی اور تینوں قل[۵۱] تین تین بار اور اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک اور وقت جاگنے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ممکن ہو تو معشرات[۵۲] السبع بھی پڑھے اور پاخانہ میں جاتے وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور نکلتے وقت غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ معمول رکھے اور اگر اور زیادہ اوراد مطلوب ہوں تو کتب حدیث مثل حصن حصین وغیرہ سے لیکے عمل میں لاویں. بہرحال اذکار اور اشغال قلبیہ میں مشغول رہیں جس سے تصفیہ باطن کا ہو کر محبت اور معرفت حق کی حاصل ہو۔

بیان اذکار اور اشغال اور مراقبات کا

جو بزرگان طریقت نے تصفیۂ قلب اور تجلیۂ روح کے واسطے تجویز کئے ہیں ان میں سے بارہ تسبیح ہیں جو حضرات چشتیہ کرتے ہیں. طریق اُن کا یہ ہے کہ بعد نماز تہجد کے توبہ اور استغفار عجز اور انکسار سے کر کے اور ہاتھ اُٹھا کے یہ دعا بحضور قلب اَللّٰھُمَّ طَہِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ تین بار یا سات مرتبہ تکرار کرے اور گیارہ بار استغفار اور گیارہ بار درود شریف پڑھکے چار زانو بیٹھے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے سے اور جو انگلی اس کے پاس ہے اُس سے رگ کیماس کو کہ بائیں زانو کے اندر ہے محکم پکڑے اور کمر کو سیدھی رکھے پھر دلجمعی سے ہیبت اور حرمت اور تعظیم تام کے ساتھ

۵۱ یعنی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۱۲ ۵۲ فائدہ معشرات السبع وہ سات کلمے ہیں کہ ایک کو دس دس مرتبہ پڑھتے ہیں وہ کلمے یہ ہیں اول اللہ اکبر دس بار دوسرا الحمد للہ دس بار تیسرا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس بار چوتھا سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ دس بار. پانچواں لا الہ الا اللہ دس بار چھٹا استغفر اللہ الذی لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ واتوب الیہ دس بار. ساتواں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ دس بار پڑھے ۱۲ منہ

خوش الحانی سے ذکر شروع کرے بعد اعوذ و بسملہ کے باخلاص تمام تین بار کلمہ طیب[1] اور ایک بار کلمۂ شہادت[2] پڑھکے سر کو قلب کی طرف کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت کے واقع ہے جھکا کے کلمۂ لا کو قوت اور سختی سے دل کے اندر سے کھینچکر اور الہ کو داہنے مونڈھے پر لیجا کے سر کو پشت کی طرف مائل کر کے تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل میں سے نکالکر پس پشت ڈال دیا اور دم کو چھوڑ کر لفظ الا اللہ کی زور اور سختی سے دل پر ضرب مارے اور تصور کرلے کہ عشق اور نور الٰہی کو دل میں داخل کیا - اسی طرح اس نفی و اثبات کو نکرار ملاحظے اور واسطے کے ساتھ دو سو بار کہے اور اس ذکر میں نو بار لا الہ الا اللہ دسویں مرتبہ محمد رسول اللہ کہے بعد اس کے بطور سابق تین بار کلمۂ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے لیکن مبتدی کلمہ لا الہ میں لا معبود اور متوسط لا مقصود اور منتہی لا موجود[3] ملاحظہ کرے اس کے بعد لمحۂ مراقب ہو کے تصور کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے میرے سینے میں آتا ہے **طریق اثبات مجرد** پھر دو زانو بیٹھے اور کمر کو سیدھی کرے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لیجا کے لفظ الا اللہ کو زور اور سختی سے دل پر ضرب کرے اس کو چار سو بار دمادم کرے پھر بطور سابق تین بار کلمۂ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے اور لمحہ دو لمحہ مراقب رہے **طریق ذکر اسم ذات** پھر ذکر اسم ذات اللہُ اللہُ کا کرے اس طرح سے کہ اول حرف ھاء لفظ اللہ کو پیش اور دوسری ھاء لفظ اللہ کو ساکن کرے یعنی جزم دے اور آنکھیں بند کرکے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لا کے لفظ مبارک اللہُ اللہْ کی دونو ضرب جہر قوت سے دل پر مارے اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو چھ سو بار دمادم کرے تین دسویں گیارہویں بار اللہُ حَاضِرِی اللہُ نَاظِرِی اللہُ مَعِی مع ملاحظہ معنوں کے کہنا ہے تاکہ کیفیت اور لذت ذکر کی اور دفع غفلت اور خواب حاصل ہو. بعد اس کے بطور سابق تین بار کلمۂ طیب اور ایک بار کلمۂ شہادت کہے پھر ایک ضربی اسی طرح سر کو جانب داہنے مونڈھے کے کج کرکے لفظ مبارک اللہ کو دل پر سو بار دمادم ضرب کرے بعدہٗ تین بار کلمۂ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہکے درود شریف اور استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھ کے دعا مانگے اور مناجات کرے کہ الٰہی تو ہی مقصود اور رضا تیری مطلوب ہے. ترک کیا میں نے دنیا اور آخرت کو واسطے تیرے عطا کر مجھکو نعمتیں اپنی اور وصول تام درگاہ مقدس اپنی میں آمین.

[1] یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲ منہ [2] یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ [3] کلمہ لا الہ میں ملاحظہ مفہوم اور معنی لا موجود کا کرے اس واسطے کہ مقصود نفی غیر کی ملاحظہ میں ہے اور اس ذکر میں دسویں مرتبہ لفظ الا اللہ کے ساتھ اسکو یعنی لا موجود یا لا مقصود کو اول شامل کرلیا کرے باقی ملاحظہ میں رہے ۱۲ منہ عفی عنہ

طریق ذکر پاس انفاس کا

یعنی اپنے انفاس پر آگاہ اور ہوشیار رہے کہ بے ذکر اللہ کے کوئی دم نہ گذرے خواہ ذکر جلی ہو خواہ ذکر خفی یعنی وقت نکلنے سانس کے دم کے ساتھ لَا اِلٰہ اور وقت داخل ہونے سانس کے دم کے ساتھ اِلَّا اللہ کہے دہن بستہ بے حرکت زبان خیال سے دم کو ذاکر کرے اور نظر ناف پر رکھے وہاں سے ذکر جاری کرے۔ **طریق دوسرا** یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سانس کے ساتھ اوپر کھینچے اور لفظ ھُو کے ساتھ سانس کو چھوڑ دے اس ذکر کے خیال اور دھیان سے ایسی کثرت اور مشق کرے کہ دم ذاکر اور مستغرق باذکر ہو جائے۔ [۱]

بیان ذکر اسم ذات ربانی

طالب کو چاہیئے کہ باوجود ذکر پاس انفاس کے اسم ذات کو زبانی ہر روز چوبیس ہزار بار کہ اوسط [۲] مرتبہ کہے اور اگر اس قدر نہ ہو سکے تو چھ ہزار سے کم کہ ادنیٰ مرتبہ ہے نہ کرے **طریق ذکر نفی و اثبات** کہ حضرات نادر یہ کرتے ہیں یہ ہے کہ خلوت میں رو بقبلہ باادب تمام بیٹھے اور آنکھیں بند کرکے لا نفی کو زیر ناف سے زور اور سختی کے ساتھ نکال کے اور دراز کرکے داہنے مونڈھے تک لیجا کے اِلٰہ کو دماغ سے نکال دے اور اِلَّا اللہ کو قوت سے دل پر ضرب کرے اور لَا اِلٰہ سے نفی معبودیت اور مقصودیت اور موجودیت غیر اللہ کی ملاحظہ کرے تا وجود غیر اللہ کا نظر سے اُٹھ جائے اور اِلَّا اللہ سے اثبات وجود مطلق حق سبحانہ تعالیٰ کا کرے اسی طرح گیارہ سو بار ایک جلسے میں ہر روز کیا کرے تا اثر [۳] اس کا ظاہر ہو اور اس ذکر کو اسی طرح حبس دم میں بھی کرتے ہیں۔

طریق شغل اسم ذات کا یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا کے دل سے جسقدر ہو سکے رات دن تصور کیا کرے تا پختہ ہو کر بے تکلف جاری ہو جائے باقی اذکار اور اشغال اس طریقہ کے ضیاء القلوب میں موجود ہیں **طریق شغل نفی و اثبات** کہ حبس [۴] دم میں ذکر کرتے ہیں یہ ہے کہ آنکھیں بند کرکے

[۱] فائدہ یعنی سوتے اور جاگتے ہر حال میں ذاکر رہے تا ذکر حیات اور پاس انفاس حاصل ہو۔ اور دل ماسوائے اللہ سے پاک اور صاف نورانی ہو کر مظہر تجلیات اور واردات غیبی کا ہو ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ [۲] فائدہ حکمت اس میں یہ ہے کہ آدمی رات دن میں چوبیس ہزار سانس یعنی دم لیتا ہے تو گویا کہ ہر دم ذاکر رہا اور ذاکرین میں داخل ہوا ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ [۳] اثر یعنی لذات اور محبوبیت اور بیخودی ظاہر ہو اور تصفیہ قلب اور تجلی روح حاصل ہو ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ [۴] فائدہ حبس دم در خطرہ بندی کیلئے خلو معدہ کھانے پینے سے شرط ہے خصوصاً ابتدائے حال میں اور بڑی شرط یہ ہے کہ جب اوسط کا نگاہ رکھے تو ایسا پر شکم ہو کہ (باقی برصفحہ آئندہ)

زبان کو تالو سے لگالے۔ اول دم کو ناف سے کھینچکر دل میں قرار دے پھر اسی طرح کلمۂ لَآ اِلٰہَ کو دل سی نکال کے اور داہنے مونڈھے پر لیجا کے اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب دل پر مارے اسی طرح اول روز دس دم ہر دم میں تین تین بار مشغول ہو پھر ہر روز درجہ بدرجہ ایک ایک بار زیادہ کرتا رہے تا حرارت باطن پیدا ہو کر تمام بدن میں سرایت کرے اور خطرہ دفع ہو کر تمام اعضا میں جاری ہو اور محبت اور عشق الٰہی ظہور کرے۔ **طریقہ مراقبہ**[ؔ] **کا یہ ہے** کہ دو زانو نمازی کی طرح سر جھکا کے بیٹھے اور دل کو غیر اللہ سے خالی کر کے حق سبحانہ تعالیٰ کی حضوری میں حاضر کرے اور اعوذ بسم اللہ پڑھ کے تین بار اَللّٰہُ حاضِرِی اَللّٰہُ ناظِرِی اللّٰہُ مَعِی یعنی زبان سے تکرار کر کے پھر مراقب ہو کے ان کے معنوں کا دل میں ملاحظہ کرے اور تصور کرے یعنی جانے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حاضر ناظر میرے پاس ہے اس جاننے میں استغراق خوض کرے اور مستغرق ہو کہ شعور غیر حق کا نہ رہے یہاں تک کہ اپنی بھی خبر نہ رہے اگر ایک آن بھی اس سے غافل ہو تو مراقبہ نہ ہوگا **مراقبہ** دوسرا اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ انوار الٰہی کو کہ ہر زمان و مکان میں موجود ہے جیسا کہ وجود ہستی اس کی کا ہر جگہ ثابت ہے ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو جائے **طریق اسم ذات** جو متعلق لطائف ستّہ سے ہے وہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا کے اور آنکھیں بند کر کے بزبان خیال دل صنوبری سے اللہ اللہ کہے اس طرح سے کہ اس اسم کو غیر ذات نہ جانے اس حیثیت کو بمقدور اپنے اٹھتے بیٹھتے ترک نہ کرے اسی طرح چھوؤں لطیفوں کو ترتیب مذکور کے ساتھ جاری کرے یہاں تک کہ خود ان کے ذکر سے واقف ہو۔ اے عزیز جان تو کہ جسم انسان میں چھ لطیفے ہیں یعنی چھ مقام ہیں کہ فیضان و برکات اور انوار الٰہی سے لبریز ہیں۔

اول لطیفہ۔ قلبی ہے کہ مقام اس کا دو انگشت نیچے پستان چپ کے واقع ہے اور نور اسکا سُرخ ہی

دوسرا لطیفہ۔ روحی ہے جگہ اس کی دو انگشت نیچے پستان راست کے ہے اور نور اس کا سفید ہے۔

تیسرا لطیفہ۔ نفسی ہے کہ مقام اس کا زیر ناف ہے اور نور اس کا زرد ہے۔

چوتھا لطیفہ۔ سری ہے کہ جگہ اس کی مابین سینے کے ہے اور نور اس کا سبز ہے

پانچواں لطیفہ۔ خفی ہے ٹھکانا اس کا پیشانی ہے نور اس کا نیلگوں ہے۔

چھٹا لطیفہ۔ اخفٰی ہے موضع اس کا ام الدماغ ہے نور اس کا سیاہ ہے مثل سیاہی چشم کے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کاہل اور بوجھل ہو جائے اور نہ بہت بھوکا رہے کہ ضعیف ہو اور حبس دم میں سرد چیزوں مثل آب اور ہوا سرد کا استعمال نہ کرے تا حرارت تلب کو سرد نہ کرے اور گرم کھانے سے بھی پرہیز کرے برابر ہے کہ حرارت طبعی ہو یا عارضی کہ سبب ایجاد مرض کا یا زیادتی مرض کی ہوتی ہے ۱۲ منہ

[ؔ] ابتداء حال میں تکلیف کی مراقبہ ہوگا رفتہ رفتہ ایسا ہو جائیگا کہ ایک لحہ بھر بھی اس سے نکل نہ سکیگا گر یہ مرتبہ بتدریج حاصل ہوتا تنگ ہو کر ترک نہ کرے۔ ۱۲ قدس اللہ سرہ۔

پس طالب کو چاہیئے کہ ان چھوں لطیفوں کے ذکر اور شغل میں اس قدر مشغول ہو اور مشق کرے کہ اثر ذکر ظاہر ہو۔ باقی اذکار اور اشغال اور مراقبات بہ تفصیل تمام مع سلوک کامل ضیاء القلوب میں لکھ چکا ہوں دوبارہ لکھنے کی حاجت نہیں۔ اللہ جل جلالہ تقدس وتعالیٰ ہم کو اور تم کو اور سب کو خاص فضل وکرم اپنے سے ہمت اور توفیق اور استعداد کامل عطا فرمائے کہ شب وروز ہر حال میں ہر دم اسی کے ذکر وشغل عبادات طاعات مرضیات میں رہیں اور ایک دم اس سے غافل نہ ہوں اور غیر اللہ کو دل میں جگہ نہ دیں اور محبت اور معرفت اور حضوری دائمی اس کی کہ جو خلقت انسانی سے مقصود اور مطلوب ہے حاصل کریں اور اپنی حقیقت کو پہنچیں اور اسی سے جئیں اور اسی پر مریں اور اسی میں اٹھیں۔ آمین آمین آمین۔ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

شجرات وسلاسل شجرۂ چشتیہ

بدانکہ فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ را نسبت بیعت و اجازت از مولانا و مرشدنا حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھانوی و ایشاں را از حضرت حاجی عبد الرحیم از شاہ عبد الباری از شاہ عبد الہادی از شاہ عضد الدین از شاہ محمد مکی از شاہ محمدی از شیخ محب اللہ الہ آبادی از شیخ ابو سعید از شیخ نظام الدین۔ از شیخ جلال الدین از شیخ عبد القدوس گنگوہی از محمد عارف از شیخ عارف بن احمد از شیخ عبد الحق ردولوی از شیخ جلال الدین از شیخ شمس الدین از شیخ علاؤ الدین صابر از شیخ فرید الدین از شیخ قطب الدین از خواجہ معین الدین از خواجہ عثمان از خواجہ حاجی شریف زندنی از خواجہ مودود از خواجہ ابو یوسف از خواجہ ابو محمد محترم از خواجہ احمد ابدال چشتی از خواجہ ابی اسحاق شامی از خواجہ ممشاد از خواجہ ابو ہبیرہ بصری از خواجہ حذیفہ مرعشی از خواجہ سلطان ابراہیم از خواجہ فضیل از خواجہ عبد الواحد از خواجہ امام حسن بصری از امیر المؤمنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

شجرۂ قادریہ

حضرت عبد القدوس گنگوہی را اجازت وخرقہ از پیر خود درویش محمد بن قاسم از سید بڈھن

ف۵ فائدہ۔ یعنی جنبش لطائف میں پیدا ہو کر ذکر جاری ہو اور لذت اور محویت اور انوار الٰہی میں نوبت پکڑیں اور نسبت اور حضوری مذکور حق سبحانہ تعالیٰ کی حاصل ہو ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ۔

بہرائچی از سید اجمل از مخدوم جہانیاں جہاں گشت از سید جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسیٰ از شیخ عبید بن ابوالقاسم از شیخ ابوالمکارم فاضل از شیخ قطب الدین ابوالغیث از شیخ شمس الدین علی انلح از شیخ شمس الدین حداد از امام الاولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی از شیخ ابوسعید مخزومی از شیخ ابوالحسن قرشی از شیخ ابوالفراح از شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز از شیخ ابوبکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از شیخ حبیب عجمی از شیخ امام حسن بصری از حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔

شجرۂ نقشبندیہ

ونیز حضرت سید اجمل بہرائچی را از مرشد خود شاہ عبدالحق از خواجۂ عبیداللہ احرار از خواجۂ مولانا یعقوب چرخی از خواجہ علاؤالدین عطار از خواجہ بہاؤالدین نقشبند از خواجہ سید امیر کلال از خواجۂ محمد باباسماسی از خواجہ عزیزان علی رامیتنی از خواجہ ابوالخیر فغنوی از خواجۂ محمد عارف ریوگری از خواجہ عبدالخالق غجدوانی از خواجۂ یوسف ہمدانی از خواجۂ ابوعلی فارمدی از خواجۂ امام ابوالقاسم قشیری از خواجۂ ابوعلی دقاق از خواجۂ ابوالقاسم نصیرآبادی از خواجۂ ابوبکر شبلی از سید الطائفہ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از خواجہ حبیب عجمی از امام الاولیاء حسن بصری از امیرالمومنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

شجرۂ سہروردیہ

ونیز سید اجمل بہرائچی را اجازت وخرقہ از سید جلال الدین بخاری از شیخ رکن الدین ابوالفتح از والد خود صدرالدین از والد خود شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی از شیخ امام الطریقۃ شہاب الدین سہروردی از شیخ ضیاءالدین ابوالنجیب سہروردی از شیخ وجیہ الدین عبدالقاہر سہروردی از شیخ ابومحمد بن عبداللہ از شیخ احمد دینوری از ممشاد علو دینوری از حضرت جنید بغدادی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از شیخ خواجۂ حبیب عجمی از خواجۂ امام حسن بصری از امیرالمومنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ونیز فقیر را در سلسلۂ نقشبندیہ اجازت از مرشد سابق از مولانا ومرشدنا نصیرالدین مجاہد دہلوی واو شاں را از شاہ محمد آفاق دہلوی از خواجۂ ضیاءاللہ از خواجۂ محمد زبیر از خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی از خواجۂ محمد معصوم از حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی از خواجۂ باقی باللہ

ازخواجۂ امکنگی از مولانا درویش از مولانا ابداز عبید اللہ احرار سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ و اصحابہ وسلم
باقی سلاسل بہ تفصیل و تحقیقِ تمام در رسالۂ ضیاء القلوب نوشتہ شد ازاں بگیرند۔ فقط

تمـــــام شـــــد

شجرۂ پیران چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم

تو اگر چاہے قبولیت دعا کے واسطے — عرض کرتا شاہ یوں اول خدا کے واسطے
حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے

ہے درود و نعت ختم الانبیاء کے واسطے — اور سب اصحاب و آلِ مصطفےٰ کے واسطے
فضل کر ہم پر الٰہی مجتبےٰ کے واسطے

دربدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے — آسرا تیرا ہے پر مجھ بینوا کے واسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کے واسطے

اُن بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہوکر ملول — کیجیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول
ہاتھ اُٹھاؤں جب ترے آگے دعا کیواسطے

پاک کر ظلمات و عصیاں سے الٰہی دل مرا — کر منور نورِ عرفاں سے الٰہی دل مرا
حضرتِ نورِ محمدؒ پُر ضیا کے واسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید — اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھکو شہید
حاجی عبدالرحیم اہل عزا کے واسطے

کردہ پیدا دردِ غم میرے دل اذگار میں — بار پاؤں جس سے اے باری ترے دربار میں
شیخ عبدالباری شہِ لے ریا کیواسطے

شرکِ عصیاں و ضلالت سے بچا کر اے کریم — کر ہدایت مجھکو اب راہ صراط المستقیم
شاہ عبدالہادی پیر ہدیٰ کے واسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے — اپنے کوچہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے
شاہ عضدالدین عزیزِ دوسرا کے واسطے

دے مجھے عشق محمدؐ اور محمدؐ یوں میں گمن — ہو محمدؐ ہی محمدؐ ورد میرا رات دن
شہ محمدؐ اور محمدی اتقیا کے واسطے

حُبِّ حق حُبِّ الٰہی حُبِّ مولا حُبِّ رب ۔۔۔ الغرض کردے مجھے محو محبت سب کا سب
شہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعید ۔۔۔ پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید
بو سعید اسعد اہل ورا کے واسطے

تال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام ۔۔۔ لطف سے اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام
شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک مال ۔۔۔ یعنی اپنے عشق میں کر مجھکو با جاہ و جلال
شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے

حُبِّ دنیاوی سے کردے پاک مجھکو اے حبیب ۔۔۔ اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب
عبد قادوس شہ قدس و صفا کے واسطے

کر معطر روح کو بوئی محمدؐ سے مری ۔۔۔ اور منور چشم کر روئے محمدؐ سے مری
اے خدا شیخ محمدؐ رہنما کے واسطے

کر عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے ۔۔۔ اور دکھا نور حقیقت خوئے احمد سے مجھے
شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے

کھولدے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے ۔۔۔ کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے
احمد عبد الحق شہ ملک بقا کے واسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال ۔۔۔ ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دل میں تو ڈال
شہ جلال الدین کبیر الاولیا کے واسطے

ہے مکدر ظلمت عصیاں سے میرا شمس دیں ۔۔۔ کر منور نور سے عرفان کے میرا شمس دیں
شیخ شمس الدین ترک شمس الضحیٰ کے واسطے

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار ۔۔۔ عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیتاب و قرار
شیخ علاؤالدین صابر بارضا کے واسطے

دے ملاحت مجھکو حق نمکینیٔ ایمان سے ۔۔۔ اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے

عشق کی رہ میں ہوئے جوں اولیا اکثر شہید ۔۔۔ خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدین مقتول ولا کے واسطے

بے ترے ہے نفس شیطاں در پئے ایمان و دیں
جلد ہو آ کر مرا یارب مددگار و معین

شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے

یاالٰہی بخش ایسا بے خودی کا مجھکو جام
جس سے جز عشق نبی مجھکو نہ ہووے اور کام

خواجۂ عثمان با شرم و حیا کے واسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار
زندہ کر ذکر شریف حق سے اے پروردگار

شہ شریف زندنی با اتقا کے واسطے

آتش شوق اس قدر دل میں مرے بھڑکاؤ دود
ہر بن موسی مرے نکلے تری الفت کا دود

خواجۂ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہِ ضلالت سے نکال
بخش عشق و معرفت کا مجھکو یارب ملک و مال

شاہ بو یوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے

مست اور بے خود بنا بوئے محمدؐ سے مجھے
محترم کر خوارئ کوئے محمدؐ سے مجھے

بو محمد محترم شاہِ ولا کے واسطے

صدقے احمد کے یہ ہے امید تیری ذات سے
کہ بدل کر دے مرے عصیان کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی با سخا کے واسطے

حد سے گذرا رنج فرقت اب تو اے پروردگار
کر مری شام خزاں کو وصل سے روز بہار

شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کے واسطے

شادی و غم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر
اپنے درد و غم سے یارب دلکو میرے شاد کر

خواجۂ ممشاد علوی بوالعلا کے واسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم لیک میں اندھا ہوں پر
بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر

بوہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے

عیش و عشرت سے دو عالم کے نہیں مطلب مجھے
چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یارب مجھے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہِ صفا کے واسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے
بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے

راہزن ہیں میرے دو قزاق با گرز گراں | تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے مستعاں

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے

گر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور | دل میں اور آنکھوں میں بھر دے سر بسر وحدت کا نور

خواجہ عبد الواحد بن زید شاہ کے واسطے

کر عنایت مجھکو توفیق حسن اے ذو المنن | تا کہ ہوں سب کام میری تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام الاولیاء کے واسطے

دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے رب | کھولدے دل میں در علم حقیقت میرے اب

ہادئ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے | کر مشرف مجھکو تو دیدار پر انوار سے

سرور عالم محمدؐ مصطفیٰ کے واسطے

آپڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہو ملول | کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے

ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر کار میں | کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں

مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کے واسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے | کر دوئی کو دور کر پُر نور وحدت سے مجھے

تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے | کر دو را اس ہوش سے بے ہوش مستانہ مجھے

یا حق اپنے عاشقان باوفا کے واسطے

کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ | دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنی نگاہ

یارب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے

چرخ عصیاں سر پہ ہے زیر قدم بحر الم | چار سو ہے فوج غم کر جلد اب بحر کرم

کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں | پر ترے در کو تنا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں

کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کیواسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے | اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے

بے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کیواسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب
نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب
درد دل پر چاہیئے مجھ کو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعمار دنیا بے شمار
کی عطا تو نے مجھے، پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کیواسطے

گرچہ عالم میں الٰہی میں سعی بسیار کی
پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان و دل لایا ہوں تجھ پر فدا کے واسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے
پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگانِ تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا
کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمتِ بے انتہا کے واسطے

شجرۂ منظومہ جناب مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم اجلِ خلفائے حضرت پیر و مرشد ظلہ العالی

الٰہی غرق دریائے گناہم
ہزاراں بار توبہ ہا شکستم
باں رحمت کہ وقف عام کردی
ببین ایں چنیں مقسوم ماندم
بحق مقتدائی عشق بازاں
ولی خاص صدیق معظم
بحق بادشاہِ عالم نور
امام اولیا صدیق برحق
بعبدِ باری شیخ طریقت
امیر دستگیر دستگیراں
باں خواص دریائے حقیقت
کہ ہم ہادی بود ہم بود مہدی

تو میدانی وجود ہستی گواہم
حجاب مقصد عصیانِ من شد
جہاں را دعوتِ اسلام کردی
گدا خود را ترا سلطاں چو دیدم
رئیس پیشوائے مقتدایاں
شہ والا گہر امداد اللہ
رئیس راستاں ثانی طیفور
باں شاہ شہیداں حاج حرمین
چراغِ دین احمد شیخ ملت
نہنگ بحر عشق و بحر معنی
محمد مکی قطب طریقت
بحقِ بحر مواج معانی

گناہ بے عدد را بار بستم
گناہم موجبِ حرمانِ من شد
نمی دانم چرا محروم ماندم
بدرگاہِ قوی رحمان دویدم
امام راستاں بازاں شیخ عالم
کہ بہر عالم ست امداد اللہ
شہ نور محمد نورِ مطلق…
شہ عبدالرحیم غوث دارین
بعبدِ ہادی ہادی پیراں
بحق شاہ عضد الدین اعنی
بشمس چرخ دین شاہ محمدی
محب اللہ محی الدین ثانی

بحق بوسعید فخر اقراں
نظام الدین شاہِ دین و دنیا
بحقِ عبدِ قدوسِ مقدس
محمد جوہرِ کانِ سیادت
بحق احمد عبد الحق کہ افلاک
جلال الدین شہ عالی مقامات
بحقِ بحرِ زخارِ محبت
علی احمد علاؤالدین صابر
بشمس الاولیا بدر المشائخ
گزشتہ از جہانی نقش زشتی
معین الدین حسن سنجر کہ بر خاک
سپہ سالار نیکاں خواجہ عثماں
بحق خواجہ مودود چشتی
ابو یوسف چراغِ ہفت افلاک
بحقِ حاکم شہر و لایت ....
ابواسحاق صیقل ساز جہانہا
بحق بو ہبیرہ زیب عالم
حذیفہ مرعشیِ شیر نر مست
بحقِ زبدۂ نیکو نصیباں ..
کہ بالا شد ز کر دلی بہ پرواز
بحق شیر یزداں شاہِ مرداں
تجلی گاہِ یزداں مطلعِ فیض
بحق آنکہ او جانِ جہان ست
برائی خویش مطلوبش گرفتی
گزیدی از ہمہ گلہا تو او را

جنید وقت خود شبلیِ دوراں
بحق صدر ایوانِ جلالت
کہ کمتر دید چوں او چرخ اطلس
بحق سرورِ اہلِ معارف
بہ پیش رفعتش پست ست از خاک
بہ شمس الدین خورشید جہانتاب
بحق مشعلِ نارِ محبت
بحق شاہِ عالی آستانہ
امام الاولیا فخر المشائخ
بحق آنکہ شاہ اولیاست
نہ دیدہ چرخ چوں او مرد چالاک
بحق مستِ حق شاہ یگانہ
کہ سگ را فیض او سازد بہشتی
بحق بو محمد محترم شاہ
ابو احمد دُرِ بحرِ ولایت
بحق شاہِ والا شاہ ممشاد
گلِ باغِ سعادت فخرِ آدمؑ
بحقِ پورِ ادہم محو یزداں
فضیل بن عیاض استادِ عرفاں
بحق مقتدائے مقتدایاں
درِ علم لدنی فیض رحماں
علی بن ابی طالب کہ خورشید
فدائے روضہ اش ہفت آسمان ست
پسندیدی ز جملہ عالم آں را
نمودی صرف او ہر رنگ دبورا

بسلطان المشائخ صدر اعلے
جلال الدین شمس چرخ رفعت
بحق سروِ بستانِ سعادت
ملاذِ اہل عرفاں شیخ عارف
بحقِ مرکزِ اہلِ کمالات
امام و قدوۂ ابدال و اقطاب
بحقِ نورِ چشمانِ اکابر
فرید الدین یکتائے زمانہ
بحقِ خواجہ قطب الدین بہشتی
در او بوسہ گاہِ اولیا شد
بآں رشکِ ملائک فخرِ انساں
مشرف زندنی فخرِ زمانہ
بحق دُرِ یکتا جوہرِ پاک
کہ بہ در روز خورشید بشب ماہ
بسالار طبیباں رواہا
علو در عشقِ مولیٰ کاملِ استاد
بحق آنکہ دل در عشق حق بست
امیرِ عالم ابراہیم سلطاں .
بعبد الواحد بن زید شہبازہ .
حسن بصری امام پیشوایاں ..
خلیج بحرِ رحمت منبعِ فیض ..
بنور خاک پائے او درخشید
بحق آنکہ محبوبش گرفتی
بما بگذاشتی باقی جہاں را
ہمہ نعمت بنام او نمودی

دو عالم را بکام او نمودی
بحق سرور عالم محمّد
اندو قائم بلندیہا و پستی ست
دلم از نقش باطل پاک فرما
بشوازمن ہوائے کعبہ و دَیر
دلم را محوِ یادِ خویش گرداں
کہ خارِ عیب از جانم برآری
گناہم را اگر دیدی نگر ہم
تو غفاری اگر ہستم گنہگار

باں کو رحمۃ للعالمین ست
بحق برتر عالم محمّد
ثنائی او نہ مقدورِ جہان ست
براہِ خود مرا چالاک فرما
درونم را بعشقِ خویشتن سوز
مرا حسبِ مرادِ خویش گرداں
بخوبی زشت را مبدل نمائی
لعفو و فضلِ خود ای شاہِ عالم
بے بگذشت شاہا نامرادم
بچشم لطف اے حکم تو برسر
بحالِ تاسِم بے چارہ بنگر

بدرگاہت شفیع المذنبین ست
بذاتِ پاک خود کاں اصلِ ہستی ست
کہ کنہش برتر از کون و مکان ست
بکش از اندرونم انسیت غیر
بہ تیر درد خود جان و دلم دوز
اگرنالائقم قدرت تو داری
سیاہی را بہ بخشی روشنائی
وگر بیچارہ ام ہستی مددگار
بدرگاہت رسیدم ساز شادم



نصائح متفرقہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

منقول است از امیر المؤمنین یعسوب الدین امام المشارق و المغارب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ من دوازدہ کلمہ از توریت اختیار کردہ ام و ہر روز سہ نوبت در آں تامل میکنم و آں ایں ست۔

کلمہ اول۔ حق جل و علا میفرماید اے پسر آدم کہ البتہ نترسی از ہیچ شیطاں و ہیچ حاکمی مادام کہ سلطانی من باقی ست۔

کلمۂ دوم۔ اے پسر آدم نترسی از قوت و رزق مادام کہ خزانۂ من پُر یابی و خزانۂ من ہرگز فانی و تہی نمی شود۔

کلمۂ سوم۔ اے پسر آدم باید کہ در ہرچہ درمانی مرا بخوانی کہ البتہ بیابی کہ اجابت کنندۂ ہمہ ہا و نیکو کارانم۔

کلمۂ چہارم۔ اے پسر آدم بدرستی کہ من ترا دوست میدارم پس تو مرا باش و مرا دوست دار۔

کلمۂ پنجم۔ اے پسر آدم از مکر من ایمن مباش مادام کہ از صراط نہ گذشتہ باشی۔

کلمۂ ششم۔ اے پسر آدم ترا آفریدم از خاک و نطفہ و علقہ و مضغہ و عاجز نشدم در آفریدن تو بکمال قدرت پس چگونہ عاجز شوم کہ دو گردۂ نان بتو رسانم چرا از غیر من می طلبی۔

کلمۂ ہفتم۔ اے پسر آدم آفریدم اشیاء را برائے تو و ترا آفریدم از جہت عبادت خود و تو خود را فدائے چیزے کردی کہ برائے تو آفریدہ ام و خود را از من دور میکنی جہت غیر من۔

کلمۂ ہشتم۔ اے پسر آدم ہمہ چیز و ہمہ کس را میخواہی از برائے نفس خود من ترا میخواہم۔

کلمۂ نہم۔ اے پسر آدم تو خشم میگیری بر من جہت نفس خود و خشم نمیگیری بر نفس خود از جہت من۔

کلمۂ دہم۔ اے فرزند آدم مراست بر تو فریضہ و تراست بر من روزی اگر تو مخالفت میکنی در فریضۂ من و من مخالفت نکنم در دادن روزی تو بتو۔

کلمۂ یازدہم۔ اے پسر آدم تو طلب روزے فردا از من میکنی و من فریضۂ فردا از تو نمی طلبم۔

کلمۂ دوازدہم۔ اے پسر آدم اگر راضی بشوی بچیزے کہ من ترا قسمت کردہ ام در راحت افتادی و آسودہ شوی در ہمہ حال و دوست داشتہ شدی و اگر راضی نشوی بانچہ ترا قسمت کردہ ام مسلط گردانم بر تو دنیا را تا ترا در بدر گرداند چوں سگ بر در ہا خوار گردی و تو نیابی مگر آنچہ مقدر کردہ ام